”صد سالہ احمدیہ جوبلی فنڈ“ غلبہ اسلام کا ایک عظیم منصوبہ ہے

(خطبہ جمعہ فرمودہ ۱۵؍فروری ۱۹۷۴ء بمقام مسجد اقصیٰ ربوہ)

تشہّد وتعوّذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور انور نے فرمایا:-

رحمتوں اور برکتوں کا حقیقی سرچشمہ تو اللہ تعالیٰ ہی کی ذات ہے ہر خیر اسی سے ملتی ہے اور وہی ہر خیر کے حصول کیلئے راہیں متعین کرتا ہے۔ حضرت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ذریعہ ہمارے لئے حصولِ خیر کی ان راہوں کی نشان دہی کی گئی ہے۔ ان میں سے ایک یہ ہے کہ حضرت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ گھوڑوں کی پیشانیوں میں اُمتِ محمدیہ کے لئے قیامت تک خیر و برکت کے سامان رکھے گئے ہیں۔ اس خیر کے حصول کے لئے بھی جماعت احمدیہ کوشش کر رہی ہے اور وہ اس طرح کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اِس ارشاد کی طرف لوگوں کی توجہ دلانے کے لئے کہ یہ بھی اللہ تعالیٰ کی رحمت کے حصول کا ایک ذریعہ ہے میں کچھ عرصہ سے گھوڑوں کی طرف، گھوڑے پالنے کی طرف، گھوڑ سواری کی طرف اور گھوڑوں کی پرورش کی ذمّہ داریوں کی طرف جماعت کو توجہ دلا رہا ہوں۔ چنانچہ آج سے گھوڑ دوڑ کے تیسرے سالانہ مقابلے شروع ہو رہے ہیں۔ مجھے بتایا گیا ہے کہ پچھلے سال کی نسبت اس سال زیادہ گھوڑے آئے ہیں۔ مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ گھوڑ دوڑ ٹورنامنٹ کی منتظم ہے۔ میں نے پچھلے سال انہیں کہا تھا کہ کم از کم چار سو گھوڑے تو اس مقابلے میں شامل ہونے چاہئیں۔ اس دفعہ چار سو تک تو نہیں پہنچے سَو تک پہنچے ہیں اور اچھا ہوا ابھی چار سو تک

نہیں پہنچے کیونکہ اس تھوڑی تعداد ہی نے بعض ضرورتوں کی طرف توجہ دلا دی ہے اور وہ یہ کہ گھوڑے خواہ چند روز کے لئے ہی جمع ہوں ان کے ٹھہرانے کا صحیح انتظام ہونا چاہیئے تا کہ وہ پوری طرح صحت کے ساتھ اپنے مقابلوں میں حصّہ لے سکیں۔

پس اگر چار سو گھوڑوں نے ایک وقت میں ربوہ میں ٹھہرنا ہے چار سو گھوڑوں کے لئے پُرانے طرز کی ایک یا ایک سے زائد سرائے ہونی چاہئیں جہاں گھوڑے بھی رہیں اور اُن کے مالکوں کے ٹھہرنے کیلئے کمرے بھی ہوں۔ میں نے منتظمین کو اس طرف توجہ دلائی ہے اس کا جلد انتظام ہونا چاہیئے۔ ایک حصہ کا تو (یعنی کچھ گھوڑوں کے لئے تو) انشاء اللہ جلد ہی انتظام ہو جائے گا کیونکہ دوستوں کو جب گھوڑے رکھنے اور اُن کے استعمال کا شوق پیدا ہوگا تو گاؤں کے رہنے والے دوست پچیس تیس میل سے گھوڑوں پر جمعہ کی نماز پڑھنے کے لئے یہاں آجایا کریں گے اس لئے ایسی جگہ کا انتظام ہونا چاہیئے جہاں پندرہ بیس گھوڑے جمعہ والے دن باندھے جاسکیں اور اُن کی خوراک کا انتظام ہو یہ بھی دارالضیافت کا ایک حصہ ہے۔

مجھے یاد ہے دریائے بیاس کے کنارے پر جب ہماری جماعتیں مضبوط ہوئیں تو وہاں کے بہت سے زمیندار دوست آٹھ میل، دس میل بلکہ بعض پندرہ میل سے گھوڑوں پر سوار ہو کر جمعہ کی نماز پڑھنے کیلئے قادیان آجایا کرتے تھے۔ بعض لوگ ایسے بھی تھے جو اپنی بچھیریوں پر سوار ہو کر قادیان پہنچتے اور قریباً ہر نماز جمعہ میں شامل ہوتے تھے اور اس طرح اُن کی عام دینی اور دنیوی معلومات کا معیار بہت بلند ہو گیا تھا۔ تاہم یہ تو ''گھوڑ دوڑ ٹورنامنٹ'' کے سلسلہ میں ضمناً بات آگئی ہے اور میں نے پھر توجہ دلائی ہے حضرت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمان کے مطابق اس خیر کے حصول کی طرف بھی اُمتِ محمدیہ کو توجہ کرنی چاہیئے اور ہم جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ادنیٰ خادم ہیں ہمیں بالخصوص اس منبع سے بھی خیر اور برکت کے حصول کی کوشش کرنی چاہیئے۔

جلسہ سالانہ کے موقع پر جماعت احمدیہ کے سامنے جو صد سالہ احمدیہ جوبلی منصوبہ رکھا گیا تھا اس سلسلہ میں ایک دو باتیں میں اِس وقت کہنا چاہتا ہوں۔ ایک تو یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے اس وقت تک جو وعدے موصول ہو چکے ہیں ان کی رقم قریباً چار کروڑ روپے تک پہنچ

چکی ہے، الحمد للہ۔ تاہم ابھی ہمارے اندرونِ مُلک سے بھی بہت سے مقامات بلکہ بہت سے ضلعوں کے مجموعی وعدے بھی نہیں ملے اِس لئے کہ وعدہ کرنے اور وعدوں کو یہاں پہنچانے کی معیاد شوریٰ تک رکھی گئی ہے اور بیرون ملک جن چالیس پچاس ممالک میں احمدی بستے ہیں ان میں سے بھی میرے گذشتہ سے پیوستہ خطبہ جمعہ کے بعد صرف ایک ملک کے وعدے پہنچے ہیں اور وہ بھی غالباً پہلی قسط کے طور پر ہیں۔ گویا بیرون ملک سے بھی وعدے آنے والے ہیں۔

یہ اللہ تعالیٰ کا فضل ہے کہ بعض بیرونی ممالک میں بھی اتنی مضبوط جماعت ہائے احمدیہ قائم ہو چکی ہیں کہ اُن کے سالانہ بجٹ تیس لاکھ روپے سے بھی زائد ہوتے ہیں یعنی صدر انجمن احمدیہ پاکستان کے مجموعی بجٹ کا پچاس فیصد! غرض بڑی مضبوط اور قربانی کرنے والی جماعتیں قائم ہو چکی ہیں۔ ان کی طرف سے بھی اس منصوبے کے وعدوں کی ابھی اطلاع نہیں آئی اس لئے میں سمجھتا ہوں کہ ہمارے دل میں اب یہ جو خواہش پیدا ہوئی ہے کہ اڑھائی کروڑ کی اپیل میں اللہ تعالیٰ اس قدر برکت ڈالے کہ عملاً نو کروڑ روپیہ جمع ہو جائے۔ اس کے پورا کرنے کے آثار نظر آ رہے ہیں۔ میں اللہ تعالیٰ کے فضل سے امید کرتا ہوں کہ انشاء اللہ کم از کم اتنی رقم اگلے پندرہ سولہ سال میں ضرور جمع ہو جائے گی۔ اس سکیم کے بہت سے حصے ایسے ہیں جنہیں میں بعد میں کسی وقت بیان کروں گا اور جن کی وجہ سے آمد زیادہ ہو جائے گی۔

یہ منصوبہ جس وقت میرے ذہن میں آیا تو بعض دوستوں نے بھی مشورہ دیا اور خود میرے دماغ نے بھی اسکے متعلق سوچا اور مطالعہ کیا۔ اس دوران میں حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ کے بعض فرمان بھی میری نظروں سے گزرے۔ اس وقت یہ ایک لحاظ سے مبہم سا منصوبہ تھا کیونکہ تفاصیل تو ذہن میں نہیں تھیں اور نہ آسکتی تھیں۔ بس یہ خواہش تھی کہ نہ صرف یہ کہ صد سالہ جشن منایا جائے بلکہ جماعت احمدیہ کی زندگی میں جب دوسری صدی شروع ہو اور وہ صدی جیسا کہ میں گذشتہ خطبہ میں بتا چکا ہوں۔ ''غلبہ اسلام'' کی صدی ہے اسلئے اس کا استقبال کرنے اس کے کاموں کی بنیادیں رکھنے اور ان کو مضبوط کرنے کے لئے ہمیں اگلے پندرہ سولہ سال میں انتہائی کوشش کرنی چاہیئے۔

جلسہ سالانہ کے بعد بعض باتیں علم میں آئیں لیکن جیسا کہ میں نے جلسہ سالانہ پر بتایا

تھا کہ اللہ تعالیٰ نے زندگی اور توفیق دی تو اس منصوبہ کی تفاصیل انشاء اللہ مجلس مشاورت میں جماعت کے سامنے رکھوں گا اس لئے یہ منصوبہ جو ایک خاکہ کی صورت میں پیش کیا گیا تھا اس کے متعلق تفصیلی باتیں تو مجلس شوریٰ میں پیش ہونگی لیکن میں چاہتا ہوں کہ دعا کی تحریک کی غرض سے دوستوں کے سامنے جس حد تک ان باتوں کو ظاہر کرنا ممکن ہے ان کو ظاہر کر دوں۔

اس وقت تک اسلام کی اشاعت میں ہماری جو جدوجہد تھی اس کی شکل حقیقی طور پر بین الاقوامی گروہوں کی بین الاقوامی کوشش کے خلاف نہیں تھی مثلاً حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے جب دعویٰ کیا تو پہلے پنجاب اور پھر سارے ہندوستان نے مخالفت کی اور لوگوں نے کوشش کی کہ اس آواز کو دبا دیا جائے جس کو آسمانوں نے اسلام کو غالب کرنے کے لئے اس دنیا میں مہدی معہود کے مُنہ سے بلند کروایا تھا۔ پس پہلے پنجاب میں اس آواز کو دبانے کے لئے غلبۂ اسلام کی اس جدوجہد کے راستہ میں روکیں ڈالنے کے لئے مخالفت شروع ہوئی اور پھر کچھ عرصہ کے بعد سارے ہندوستان میں مخالفت شروع ہوگئی ۱۹۴۷ء تک یہی حالت رہی۔ پھر بیرون پاکستان بھی اللہ تعالیٰ ہی کے فرشتوں نے کوئی ایسی تحریک کی کہ جماعت احمدیہ کی طرف اور جماعت کے اس مقصد کی طرف جس کی خاطر مہدی معہود کی بعثت ہوئی تھی افراد کو، خاندانوں کو توجہ پیدا ہونی شروع ہوئی اور ایسی جگہوں پر بھی جہاں ہمارے علم کے مطابق نہ کوئی مبلّغ پہنچا تھا اور نہ کتب پہنچی تھیں لیکن کسی ذریعہ سے احمدیت کا پیغام پہنچا تھا وہاں اِکا دُکّا افراد اور خاندان احمدی ہونے لگے تو ان کی تعداد تھوڑی تھی لیکن غلبۂ اسلام کی تحریک آہستہ آہستہ وسعت اختیار کرنے لگی۔ گویا غلبۂ اسلام کی وہ آواز جو قادیان سے بلند ہوئی تھی وہ ہندوستان سے باہر نکلی اور دُنیا کے اکثر ممالک میں پھیلنے لگی۔ چنانچہ جب وہاں اِکا دکّا لوگ احمدی ہوئے تو اُن کی مخالفت بھی بڑی معمولی سی تھی یعنی جس ملک میں کوئی اِکا دکّا احمدی ہوتا اس ملک کی مجموعی مخالفت سامنے نہیں آتی تھی اللہ تعالیٰ اشاعت اسلام کیلئے اپنی تدبیر کرتا ہے اس لئے ایسی مخالفت کہیں بھی اور کسی شکل میں بھی کسی ملک میں پیدا نہیں ہوئی جو ہماری کوششوں کو کسی ایک محدود دائرے میں کلیۃً ناکام بنادے۔

پھر اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعتیں بڑھنے لگیں اور بعض ممالک میں جیسا کہ میں نے

بتایا ہے ہماری جماعتیں تعداد کے لحاظ سے وہاں کی آبادی میں دس فیصد سے زیادہ ہیں اور مالی قربانیوں کا یہ حال ہے کہ بعض چھوٹے چھوٹے ملک کی جماعتوں کا بجٹ تیس لاکھ سے زیادہ ہوتا ہے۔ اُن کی آبادی ہمارے مقابلہ میں دس فیصد ہے لیکن بجٹ ہمارے مقابلہ میں پچاس فی صد ہے۔ غرض اللہ تعالیٰ کے فضل سے بڑی قربانی دینے والی جماعتیں قائم ہوگئیں ۔ جب یہ صورت پیدا ہوئی تو پھر ہر اس ملک میں جہاں احمدیت کو ترقی ہو رہی تھی، مخالفت شروع ہوگئی تاہم مخالفت سے گھبراہٹ کبھی پیدا نہ ہوئی کیونکہ مخالفت کا پوری جدوجہد کے ساتھ مقابلہ کرنا تو ہماری زندگی کا ایک ضروری حصّہ ہے بہرحال جب ہماری اجتماعی زندگی میں توانائی پیدا ہوئی تو مخالفت میں زور پیدا ہوا اور ہونا بھی چاہیئے تھا۔ گویا ہر وہ ملک جس میں جماعتیں قائم ہوئیں وہ جماعتی کوششوں کے خلاف کھڑا ہوگیا۔ مثلاً افریقہ کے بہت سے ممالک ہیں جہاں ہماری جماعتیں قائم ہوئیں اور انہوں نے ترقی کی اور انہیں اللہ تعالیٰ کے فضل سے مقبولیت حاصل ہوئی تو وہاں کے لوگوں نے (غیر مسلموں نے بھی اور ان مسلمانوں نے بھی جنہوں نے ابھی تک حقیقت کو نہیں پایا) مخالفت شروع کردی اور جُوں جُوں جماعت بڑھتی گئی، اس مخالفت میں شدت پیدا ہوتی چلی گئی لیکن مخالفانہ عنصر اسی ملک کیساتھ تعلق رکھتا تھا جس میں جماعتیں قائم تھیں یعنی ہر ملک میں جماعت احمدیہ کی مخالفت مقامی نوعیت کی حامل تھی اور گذشتہ جلسہ سالانہ تک یہی حالت رہی۔ جلسہ سالانہ سے پہلے اللہ تعالیٰ نے میرے ذہن میں صد سالہ احمدیہ جوبلی کا منصوبہ ڈالا اور اس کے متعلق بڑے زور کے ساتھ تحریک ہوئی کہ جلسہ سالانہ پر اس کا اعلان کر دیا جائے کہ اگلے پندرہ سولہ سال بڑے اہم ہیں۔ بڑے سخت ہیں بڑی قربانیوں کے سال ہیں خود کو سنبھالنے کے سال ہیں نئی نسلوں کی از سرِ نو تربیت کرنے کے سال ہیں۔

چنانچہ جلسہ سالانہ پر جب صد سالہ احمدیہ جوبلی منصوبہ کا اعلان کیا گیا اس کے بعد بعض ایسی اطلاعات موصول ہوئیں کہ جن کو پا کر دل میں اللہ تعالیٰ کی حمد کے چشمے پھوٹے۔ اللہ تعالیٰ علاّم الغیوب ہے ہمیں علم نہیں تھا لیکن اس کو علم تھا۔ اس نے جماعت کو اس طرف متوجہ کر دیا کہ قربانیاں دینے کیلئے تیار ہو جاؤ۔ اب جماعت احمدیہ کی طرف سے غلبۂ اسلام کی اس عظیم اور خدا تعالیٰ کے فضل سے کامیاب ہونے والی جدوجہد کی مخالفت ایک نئی شکل میں اور ایک اور

رنگ میں شروع ہوئی ہے اور وہ بین الاقوامی متحدہ کوشش کی شکل میں ہے۔ پہلے ہر ایک ملک اپنے ملک میں مخالفت کر رہا تھا۔ یہاں بھی مخالفت تھی اور زیادہ سے زیادہ یہ ہوا کہ بعض لوگوں نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے زمانہ میں آپ کے خلاف مکّہ اور مدینہ سے کفر کے فتوے حاصل کر لئے لیکن اس کفر کے فتووں کی مہم کے نتیجہ میں جماعت میں کمزوری پیدا نہیں ہوئی جماعت نے اللہ تعالیٰ کی رحمتوں کو جس رنگ میں حاصل کیا ہے اس میں کوئی کمی واقع نہیں ہوئی بہرحال ملک ملک میں مخالفت تھی یہ کہ ممالک اکٹھے ہو کر جماعت کی متحدہ مخالفت کریں۔ اس رنگ میں جماعت کو مخالفت کا مقابلہ نہیں کرنا پڑا۔

میں نے پہلے بھی کئی بار بتایا ہے اسلام کو غالب کرنا کوئی معمولی کام نہیں ہے۔ اللہ تعالیٰ کا یہ بہت بڑا منصوبہ ہے یہ اتنا بڑا منصوبہ ہے (جو آسمان سے اُترا اور انسان کے کمزور ہاتھوں میں دیا گیا ہے) کہ اگر خدا تعالیٰ کی رحمتوں اس کی طاقتوں اور قدرتوں اور اسکے غالب اور قہار ہونے پر توکل نہ ہو تو اس کا تخیل وتصور ہی انسان کو پاگل بنا دیتا ہے لیکن جہاں اللہ تعالیٰ نے اسلام کو غالب کرنے کا اتنا عظیم منصوبہ مہدیٔ معہود کے ذریعہ جماعت احمدیہ کے ہاتھ میں دیا وہاں ہر احمدی کے دل میں اللہ تعالیٰ نے اس قدر توکل پیدا کیا کہ وہ تمام عقلی پہلوؤں کو اپنے پاؤں تلے روندتے اور خدا تعالیٰ کی آواز پر لبیک کہتے ہوئے آگے بڑھا۔ ظاہر ہے کہ پہلے صوبے کی مخالفت تھی پھر ملک کی مخالفت تھی پھر ملک ملک کی مخالفت تھی، مخالفت میں ترقی ہوتی چلی گئی۔ اب ممالک کے اکٹھے ہو کر مقابلے میں آجانے کا جو منصوبہ ہے اس سے بڑھ کر اس کرۂ ارض پر اور کوئی منصوبہ تصور میں بھی نہیں لایا جاسکتا۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ ہم جو خدا تعالیٰ پر ایمان رکھتے اور اسی پر اپنا توکل رکھتے ہیں یہ سمجھتے ہیں کہ غلبہ اسلام کی آخری گھڑی قریب آگئی ہے۔ انشاء اللہ تعالیٰ۔ کیونکہ جب منصوبہ اپنی انتہا کو پہنچا تو ہمارے ہر دل نے یہ کہا ع

نہاں ہم ہو گئے یارِ نہاں میں

(درثمین صفحہ ۵۰)

اب اس بین الاقوامی منصوبہ کے خلاف جماعت نے اسلام کو کامیاب اور غالب اور فاتح کرنے کے لئے ایک بین الاقوامی جہاد کرنا ہے۔ اس جہاد کیلئے آپ کو تیار ہونا چاہیئے اس

کی تفاصیل تو جیسا کہ میں نے بتایا ہے اللہ تعالیٰ کی توفیق اور اس کی رحمت پر توکّل کرتے ہوئے مجلس شوریٰ میں پیش کروں گا لیکن اس وقت اس مرحلے پر کہ پہلے ہمیں خدا نے کہا کہ بہت بڑے پیمانے پر قربانی دینے کے لئے تیار ہوجاؤ اور پھر ہمارے علم میں بعد میں یہ بات آئی کہ ایک بین الاقوامی منصوبہ کئی ملکوں نے اکٹھے ہوکر بنایا ہے کہ اسلام غالب نہ ہو اس کی کوشش دونوں طرف سے ہوئی ہے جو مسلمان ہیں وہ تو اس لئے مخالفت کرتے ہیں کہ وہ حقیقت کو سمجھتے نہیں اور جو غیر مسلم ہیں وہ اس لئے کہ وہ ہمیشہ سے اسلام کو مٹانے کی کوششیں کرتے چلے آئے ہیں اور اب ان کو یہ خطرہ پیدا ہوگیا ہے کہ کہیں اُن کے مذہب پر اسلام غالب نہ آجائے اور جو دہریہ ہیں وہ کہنے لگ گئے ہیں کہ اس وقت دنیا میں دہریت اور اشتراکیت کے رستے میں انہیں ایک ہی روک نظر آتی ہے اور وہ جماعت احمدیہ ہے۔ پس ایک بین الاقوامی متحدہ حملے کا منصوبہ بنایا گیا ہے تا اسلام دنیا پر غالب نہ آئے۔ اس بین الاقوامی منصوبہ کا مقابلہ کرنے کے لئے اللہ تعالیٰ کی منشاء سے ”صد سالہ احمدیہ جوبلی منصوبہ“ بنایا گیا ہے جس کی رو سے مالی قربانیوں کا مطالبہ کیا گیا ہے۔ پس غیر مسلموں کی طرف سے یہ انتہائی مخالفت نشاندہی کرتی ہے اس بات کی کہ اسلام کے انتہائی غلبہ کے دن اللہ تعالیٰ کے فضل سے نزدیک آگئے ہیں۔

ہم نے تو اڑھائی کروڑ روپے کا سوچا تھا اور اس وقت (جلسہ سالانہ پر) اپیل بھی یہی کی تھی۔ مگر ساتھ ہی کہہ دیا تھا کہ یہ رقم پانچ کروڑ روپے تک پہنچ جائے گی۔ اب اللہ تعالیٰ کے فضل سے یہ نظر آرہا ہے کہ یہ فنڈ اس سے بھی آگے نکلے گا۔ شاید نو کروڑ روپے تک چلا جائے۔ لیکن اصولی طور پر جو چیز مجھے نظر آئی اور جس نے میرے دل میں حمد کے جذبات پیدا کر دیئے اور میں چاہتا ہوں کہ احباب جماعت بھی اللہ تعالیٰ کی حمد میں میرے ساتھ شریک ہوں وہ یہ تھی کہ یہ جو اڑھائی سے پانچ کروڑ تک اور پھر پانچ سے ۹ کروڑ روپے تک جمع ہونے کی امید پیدا ہوگئی ہے۔ اس میں اللہ تعالیٰ نے ہمیں یہ بتایا ہے کہ اگر ہم اخلاص کے ساتھ اور پاک نیت کیساتھ اللہ تعالیٰ کی راہ میں اپنی قربانیاں پیش کرینگے تو اسلام کے غلبہ کیلئے خدا کے نزدیک جس قدر بھی مادی ذرائع کی ضرورت پیدا ہوگی وہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے عطا کئے جائیں گے

اور اس کام کے لئے جس قدر دعاؤں کی ضرورت ہوگی۔ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے جماعت کو یہ توفیق عطا کرے گا کہ وہ دعائیں کریں تا کہ جہاں تک ہمارے امکان میں ہے ہم تدبیر اور دعا کو انتہا تک پہنچا دیں اور خدا تعالیٰ کے آلہ کار بنتے ہوئے اسلام کو دنیا پر غالب کرنے کا ذریعہ بنیں اور اس کی رحمتوں کے وارث بن جائیں۔ خدا کرے کہ ایسا ہی ہو۔

(روزنامہ الفضل ربوہ ۵؍مارچ ۱۹۷۴ء صفحہ ۲ تا ۴)

❁❁❁